مولانا حافظ ثناء اللہ سرہالوی فاضل مدینہ یونیورسٹی

الاستفتاء

(۱)

مخترم مولانا حافظ صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہمارے گاؤں میں اس مسئلہ پر کافی اختلاف پایا جاتا ہے کہ مسجد میں لاؤڈ اسپیکر پر اعلانات وغیرہ کرنے جائز ہیں یا ناجائز۔ کچھ لوگ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ اور چونکہ اس خیال کے لوگ زیادہ تعداد میں ہیں اس لئے اعلانات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ ابتدا میں ان اعلانات کی نوعیت صرف اشیائے گمشدہ کی بازیابی تک محدود تھی لیکن اب اس قسم کے اعلانات بھی ہونے لگے ہیں۔ مثلاً فلاں آدمی بکرے کا گوشت اس بھاؤ پر دے رہا ہے، فلاں دکان پر کپڑا اس ریٹ پر مل رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ——— بعض لوگ ان اعلانات کے شدید مخالف ہیں کہ مسجد کا احترام تو کجا، اسے منڈی بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ براہ کرم اس مسئلہ کی وضاحت ازروئے شرع فرمائیں تاکہ اختلاف ختم ہو سکے اور اگر یہ صورتِ حال واقعی غلط ہے تو اس پر قابو پایا جا سکے۔ والسلام احسان اللہ سپرا حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

الجواب بعون الوہاب:

صحیح مسلم جلد اول ص۲۱۰ میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردّھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا"

کہ "جو شخص کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرتا سنے، تو کہے، اللہ کرے تیری چیز واپس نہ آئے کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں کہ لوگ ان میں اپنی گمشدہ چیزیں ڈھونڈیں یا خرید و فروخت یا

دنیا کے معاملات کریں۔

اس کے بعد دوسری حدیث سلیمان بن بریدہ عن ابیہ سے بیان کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"ان رجلا نشد فی المسجد فقال من دعا الی الجمل الاحمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وجدت انما بنیت المساجد لما بنیت لہ" (مسلم)

کہ "ایک شخص مسجد میں باآواز بلند چیخا اور کہا، سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کرے تجھے نہ ملے، مسجدیں بنی ہیں جس مقصد کے لئے بھی بنی ہیں"

ان ہر دو احادیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے شارح مسلم امام محی الدین نوویؒ فرماتے ہیں:

"منہا النہی عن نشد الضالۃ فی المسجد ویلحق بہ ما فی معناہ من البیع والشراء والاجارۃ ونحوھا من العقود وکراھۃ رفع الصوت فی المسجد"

یعنی ان احادیث کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ گمشدہ چیز کو مسجد میں ڈھونڈنا منع ہے اور جو چیزیں اس کے ہم معنیٰ ہیں ان کو بھی اس سے ملحق کیا جائیگا۔ خرید و فروخت واجارہ اور اس کے مانند عقود وغیرہ، اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں اونچی آواز کرنا مکروہ ہے۔"

پھر جملہ حدیث "انما بنیت المساجد لما بنیت لہ" کی تشریح و توضیح بایں الفاظ بیان کرتے ہیں:

"معناہ لذکر اللہ تعالیٰ والصلوٰۃ والعلم والمذاکرۃ فی الخیر ونحوھا"

کہ "مسجدیں ذکر اللہ، نماز، تعلیم وتعلم اور بھلی باتوں میں گفت وشنید کے لئے بنائی گئی ہیں۔"

مذکورہ بالا بحث سے یہ ثابت ہوا کہ مسجد میں اعلانات وغیرہ کرنے کرانے منع ہیں۔ علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے تو یہاں تک لکھا ہے، مثلاً ایک شخص کو لقطہ (گری ہوئی چیز) ملتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک سال تک پہچان کرائے، تو وہ کہتے ہیں کہ محل تعریف جائے لقطہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو بازار اور فرضی نمازوں کے بعد مسجدوں کے دروازوں پر یا پھر عام مجموں وغیرہ میں پہچان کرائے۔

چنانچہ محشی مشکوٰۃ شریف لکھتے ہیں:

"محل التعریف محل وجد انہا ان امکن والاسواق وابواب المساجد فی ادبار الصلوٰۃ ونحو ذالک"

اور صاحب الروض المربع شارح زاد المستقنع (فقہ حنبلی) لکھتے ہیں:

"فی مجامع الناس کالاسواق وابواب المساجد فی اوقات الصلوٰۃ لان المقصود اشاعۃ ذکرھا واظہارھا لیظھر علیہا صاحبہا (غیر المساجد) فلا تصو وفیہا"

حامل لقطہ بازاروں اور مسجدوں کے دروازوں پر نماز کے وقت اعلان کرے، کیونکہ مقصود تشہیر ہے تاکہ اس کے مالک کا علم ہو سکے۔ مسجد میں اعلان نہ کیا جائے۔

گری ہوئی شے کا اعلان اگر مسجد میں کرنا جائز ہوتا تو "ابواب مساجد" سے مقید کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی بلکہ صاحب الروض المربع اور ماتن کے کلام میں ممانعت کی صراحت ہے، کما علمت انفا۔

اسی پر دوسرے اعلانوں کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔ فافہم!

اگر کوئی کہے کہ حدیث مذکور میں "ضالہ" کا لفظ ہے جس کا اطلاق حیوان پر ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ممانعت صرف ضالہ تلاش کرنے کی ہے باقی چیزوں کا اعلان مسجد میں جائز ہے۔ اس کا جواب دو طرح سے ہے:

۱۔ علماء نے دوسری چیزوں کو بھی ان سے ملحق کیا ہے جیسا کہ امام نووی کے کلام میں گزرا ہے۔ صاحب سبل السلام نے بھی اس کی صراحت کی ہے اور صاحب مرعاۃ لکھتے ہیں:

"الحدیث دلیل علی تحریم السوال برفع الصوت عن ضالۃ الحیوان فی المسجد وھل یلحق بہ السوال عن غیرھا من المتاع ولو ذھب فی المسجد قیل یلحق للعلۃ . . . ومن قولہ فان المساجد لم تبن لھذا . . . ولو ذھب علیہ متاع فیہ او فی غیرہ قعد فی باب المسجد یسأل الخارجین والداخلین الیہ"

اس حدیث میں گمشدہ حیوان کو مسجد میں بآواز بلند ڈھونڈنے کی ممانعت ہے اور کیا اس کے علاوہ جو سامان ہو، اس کو اس سے ملحق کیا جا سکتا ہے اگر یہ مسجد میں ضائع ہو؟ کہا جاتا ہے ملحق کیا جائیگا علت کی بنا پر کہ مسجد اس لئے نہیں بنائی گئی۔ جس کا سامان مسجد یا غیر مسجد میں ضائع ہو جائے، دروازے میں بیٹھ کر آنے جانے والوں سے سوال کرے۔

۲۔ "ضالۃ" کا اطلاق کبھی مطلوب پر بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

"الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدھا فھو احق بھا، رواہ الترمذی وابن ماجۃ"

کہ "حکمت و دانائی پر مشتمل کلمہ حکیم کا مطلوب ہے، جہاں اسے پائے وہ اس کا حقدار ہے۔"

حاصل کلام یہ ہے کہ مسجد میں اعلان کرنا منع ہے، لہٰذا اجتناب لازمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب وعلمہ اتم وحکمہ احکم!